فضائل عشرہ ذی الحجہ

ماہ ذی الحجہ کا عشرہ اولیٰ کئی طرح کے فضائل کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس عشرے کے دن بڑے مبارک اور راتیں پر رحمت ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان ایام میں اعمال صالحہ کرکے اپنے دامن نیکیوں سے بھریں۔ ان مبارک دنوں کے، فضائل و مناقب کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

عشرہ ذی الحجہ اور قرآن

ارشاد ربانی ہے:

و اذ کروا اللہ فی ایام معودودات .

ترجمہ:- اور ذکر کرو اللہ کا ان گنتی کے دنوں میں۔ (بقرہ: ۲۰۳)

دوسرے مقام پر فرمایا:

ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام۔ (الحج: ۲۸)

ترجمہ:- اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ (یعنی قربانی کے جانوروں پر)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ایام معدودات سے مراد ایام تشریق ہیں اور ایام معلومات سے مراد ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ (جلد اول ص ۸۴)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

و اذ کرو اللہ فی ایام معلومات ایام العشر۔

ترجمہ:- اور ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں۔ (بخاری جلد اول: ۵۹۱)

تیسرے مقام پر فرمایا:

والفجر ولیال عشر۔

ترجمہ:- قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ دس راتوں سے مراد ذی الحجہ مہینے کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔"

ان دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی بڑی فضیلت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ان ایام میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے:

"ما العمل فی ایام افضل منھا فی ھذہ قالوا ولا الجھاد قال ولا الجھاد الا رجل کرج یخاطر بنفسه و ما له فلم یرجع بشئی۔
(صحیح بخاری جلد اول ص ۵۹۲)

ترجمہ:- کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں (عشرہ ذی الحجہ کے ایام) میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا جہاد بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "جہاد بھی نہیں، مگر ہاں اس شخص کا جہاد جس نے اپنی جان و مال خطرے میں ڈال دیا اور کچھ واپس نہ لایا" یعنی سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔

عشرہ ذی الحجہ میں کثرتِ ذکرِ الٰہی

طبرانی کبیر میں ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الی العمل فیھن من التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں سے کوئی دن اللہ کو زیادہ عزیز اور اللہ کے نزدیک بڑا نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان دنوں میں کثرت سے سبحان اللہ

والحمدلله ' ولا اله الا الله والله اکبر کا ذکر کرو۔

اس فرمان نبوی ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے ان دنوں میں کثرتِ ذکر الٰہی سے زبان تر رکھنی چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں بازار کو جاتے تو تکبیر کہتے ہوئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے۔

ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی تکبیرات کا آغاز کر دینا چاہئے اور یہ سلسلہ ۱۳ تاریخ کی شام تک جاری رکھیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزے

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار کام نہ چھوڑتے تھے۔ دسویں محرم کا روزہ' ہر ماہ کے تین روزے' عشرہ ذی الحجہ کے نو روزے' نماز فجر کی دو سنتیں۔ (رواہ احمد' نسائی جلد ۲ ص ۱۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما من ایام الدنیا ایام احب الی الله سبحانه ان یتعبد له فیها من ایام العشر وان صیام یوم فیها لیعدل صیام سنة."

دنیا کے کسی دن میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں ہے جتنا کہ ان دس دنوں میں' ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ جلد اول ص ۸۵۲)

ان میں ایک رات عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ جلد اول ص ۸۵۲)

عرفے کے دن کی فضیلت

طبرانی کی حدیث کے مطابق ۹ ذی الحجہ عرفے کے دن اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کو بخش دیتا ہے۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے کہ:

"صیام یوم عرفة احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله و السنة التی بعده." (صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۶۴)

ترجمہ:- جو کوئی عرفہ کے دن روزہ رکھے اس کے ایک سال آگے اور ایک سال پیچھے کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

عید کے دن کا محبوب عمل

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ما عمل ابن آدم یوم النحر عملا احب الی الله عزوجل من حداقة دم."

ابن آدم نے قربانی والے دن (دس ذی الحجہ کو) کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو اس کیلئے خون بہانے سے۔ (یعنی قربانی ذبح کرنے سے)

ایک روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ "ما هذه الا ضاحی" یہ قربانیاں کیا ہیں تو آپؐ نے فرمایا: "سنة ابیکم ابراہیم" یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔ لوگوں نے پھر کہا! ہم کو ان میں کیا ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا' جتنے بال قربانی کے بکرے پر ہوں گے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ لوگوں نے عرض کیا اور بھیڑ میں اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا بھیڑ میں بھی ہر ایک بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

حجامت کی ممانعت

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ذبح کرنے کیلئے ہو اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی کرنے سے پہلے نہ کاٹے۔ (مسلم ج ۵ ص ۲۲۶)

بقیہ: عبرت کی جا ہے

گا؟... نہیں

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ باقی ماندہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں جو علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں ان کو ختم کیا جائے تاکہ وطن عزیز میں مزید کوئی دیش نہ بن جائے۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ عوام اور حکمران سب اپنا اپنا احتساب کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ مشرقی پاکستان میں تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا ہے کہ اگر ہم نے اب بھی عبرت حاصل نہ کی تو تاریخ پھر دہرائے

فاعتبروا یا اولی الابصار آنکھوں والو عبرت پکڑو۔

وگرنہ داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

لکھاری حضرات کیلئے گزارش

مضمون نویس حضرات اپنے مضامین بھیجتے وقت یہ خیال رکھیں کہ مضمون صاف ستھرا، صفحے کی ایک جانب اور خوشخط ہو۔ بصورت دیگر ادارہ شائع کرنے سے معذرت خواہ ہو۔